

انبیاء ﷺ کی فلمیں بنانے اور

انہیں دیکھنے والوں کا حکم

س: آج کل میڈیا پر سیدنا یوسف علیہ السلام کی فلم دکھائی جاتی ہے۔ جس میں سیدنا یعقوب علیہ السلام اور جبرائیل علیہ السلام کو وحی لاتے دکھایا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ کئی باطل نظریات کا پرچار بھی کیا جا رہا ہے۔ کیا انبیاء ﷺ کی فلمیں بنانا، انہیں دیکھنا جائز ہے۔ دلیل تے وضاحت فرمائیں۔ (عبدالحالق۔ 28 اردو بازار لاہور)

رج: انبیاء ﷺ اور ان کے ساتھیوں اور صحابہ کرام کی زندگیوں پر فلمیں اور ڈرامے بنانا اور ان میں ان کی اور فرشتوں کی تفصیل پیش کرنا، صریحاً حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ اس میں بہت سے مفاسد اور خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

① ان کی بنیاد جھوٹ پر ہے۔ جو شرعاً گناہ ہے اور معاشرتی طور پر بھی انتہائی گھٹیا عمل ہے۔ ایک عام شخص کو نبی کے طور پر پیش نہ اور اسے نبی کے نام سے موسم کرنا بہت بڑا جھوٹ ہے کیونکہ اپنی طرف سے نام رکھنے سے چیزوں کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿یہ چند ناموں کے سوا کچھ نہیں ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں ان کی کوئی دلیل اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں فرمائی یہ لوگ صرف گمان کے اور ان چیزوں کے پیچھے جل رہے ہیں جو ان کے دل چاہتے ہیں اور ہلاشہ اپنے ان کے رب کی طرف سے ہدایت آ جھلی ہے﴾۔ (انجمن: ۳۲) دوسری جگہ فرمایا: ﴿حالانکہ انہیں اس کے متعلق کوئی علم نہیں وہ صرف گمان کے پیچھے جل رہے ہیں اور بے شک گمان حق کے مقابلے میں کسی کام نہیں آتا ہے﴾ (انجمن: ۸۲) معلوم ہوا کہ انبیاء کی فلمیں بنانے والے حق کی بجائے گمان اور باطل کی خدمت کر رہے ہیں۔

② اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں سے انبیاء ﷺ کو سب پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور ان کے بلند مقام و مرتبہ کو بیان فرمایا ہے۔ ان میں سے کسی نبی کی زندگی کو فلم کی صورت میں پیش کرنا اس عزت اور وقار کے سراسر منافی ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں ملا کیا ہے اور انبیاء ﷺ کی واضح توہین ہے کہ ایک اداکار کو مقامِ نبوت پر فائز کر دیا جائے اور یقیناً انبیاء کی توہین کا ارتکاب ارادہ ادھر ہے اور اس کی حد بھی قتل ہے۔

③ انبیاء کی زندگیوں کو فلم کی صورت میں پیش کر کے انبیاء کے ساتھ مذاق اور استہزا کا دروازہ کھولا جائے گا کیونکہ فلم میں ان کو نبی کے مخالف اور دشمن بناؤ کر پیش کیا جائے گا۔ وہ یقیناً نبی کے دشمنوں کا رویہ اختیار کرے گا جس سے دیکھنے والوں میں سے اکثر لوگوں کے دلوں میں انبیاء ﷺ کی شان، عزت و وقار اور ہبہ ختم نہیں تو کم ضرور ہو جائے گی اور یہ اسلام دشمنوں کے مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد ہے۔

④ ان فلموں میں انبیاء ﷺ کے حوالے سے جو کچھ بیان ہو گا اس کی بنیاد یا تو خود ساختہ افسانے اور من گھڑت قصے کہانیاں یا نی اسرائیلی باطل روایات پر ہو گی یا سابقہ الہامی کتب کی مسخ شدہ تعلیمات ہوں گی۔ اور ان فلموں میں قرآن مجید اور رسول نکرم ﷺ کی صحیح ثابت شدہ احادیث کا تذکرہ آئے میں نہ کس کے برابر ہو گا۔ یقیناً یہ نہ تو دین اسلام کی خدمت ہے اور نہ انبیاء ﷺ کی دعوت کا پر چار۔

⑤ ان فلموں کے ذریعے انبیاء کی دعوت اور سیرت کو اجاگر کرنے کا دعویٰ سوائے ایک مفروضے اور گمان کے کچھ بھی نہیں۔ اول کہ ان فلموں میں پیش ہونے والے اداکاروں کے اخلاق و کردار اور مقاصدِ دین کے ساتھ لگاؤ اور ان کے اللہ سے اُر نے کو ہر مسلمان بخوبی سمجھتا ہے۔ اگر چند منٹ کے لیے ان فلموں سے کچھ فوائد اور مصالح حاصل ہونا تسلیم کر بھی لیا جائے تو ان سے حاصل ہونے والے نقصانات اور مفاسد اس سے کئی گناہ زیادہ ہیں اور اسلام ایسی چیزوں سے منع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿تَجْهِيْسَ شَرَابٍ وَرَجُوعَ مَتَّعٍ مُّنْعَلٍ بُوْحَّةٍ هِيَ مِنْ عَيْنِكَ هُوَ الْأَكْبَرُ هُوَ الْأَكْبَرُ﴾ (البقرہ: ۹۱۲) معلوم ہوا اگر دینی نقطہ نظر سے لیے کچھ فوائدے بھی ہیں اور ان دونوں کا گناہ ان کے فوائدے سے بڑا ہے۔ (البقرہ: ۹۱۲) معلوم ہوا اگر دینی نقطہ نظر سے کسی چیز کے نقصانات اور مفاسد زیادہ ہوں تو تھوڑے سے دنیاوی فوائد کی خاطر اسے حلال اور جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

⑥ ان فلموں میں یقیناً کچھ اداکار انبیاء، کاروپ اور کچھ انبیاء کے دشمنوں کا روپ اختیار کریں گے اور دشمنوں کا روپ اختیار کرنے والوں کا فلم میں انبیاء کو گالی دینا، ان کا مذاق اڑانا، ان کو مجذون اور پاگل و دیوانہ کہنا اور ان کی پیش کردہ دعوت کو سمارانا، فلم کا لازمی حصہ ہو گا اور یہ کردار ادا کرنے والا اپنے اس عمل سے مرتد ہو جائے گا اور نبی کی توہین کے جرم میں قتل کا سنتن بنے گا جسے دنیا میں معاف کرنے کا (نبی کے سوا) کسی کو حق نہیں۔

⑦ انبیاء ﷺ کی فامیں ہنانے کا عمل مسلمانوں کی تاریخ میں نہیں ملتا بلکہ یہ کام یونان کے غیر مسلموں اور عیسائیوں سے شروع ہوا ہے اور مسلمانوں کا یہ عمل اختیا کرنا کافروں کی مشاہدہ ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر حرام قرار دیا ہے اور اس کے بھی انکے انجام سے خبردار کیا ہے۔

⑧ ایسی فلموں کی نشر و اشاعت کرنے والے اور ان کو دیکھنے والے سب مجرم، گناہگار اور حرام کے مرتكب ہیں کیونکہ ان کا پھیلانا اور دیکھنا اس جرم کے کرنے والوں کے ساتھ کھلا تعادن ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أَوْ رَبِّكَ أَوْ تَقْوَىٰ﴾ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔ (المائدہ: ۲)

(۹) ہم وفاقی اور صوبائی حکومتوں اور ان کے ذمہ داروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ انبیاء کی ان فلموں پر فوراً اپابندی لگائی جائے اور ڈوام کو انبیاء کی توہین والے عمل سے دور کرنے کے لیے وہ اپنا کردار ادا کریں اور انبیاء کی حرمت کا دفاع کرنے کے لیے ایسے کام کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

